87782 ـ كسى دوست كے ساتھ اس پر متفق ہونا كہ چيز خريد كر اسے زيادہ ريٹ ميں فروخت كرونگا

سوال

ميں كوئى حلال سامان دو سوريال ميں خريد كر پھر اسے اپنے كسى دوست سے اتفاق كے بعد تين سو ريال ميں فروخت كر دوں تو كيا يہ جائز ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

يہ معاملہ كئى ايك شروط كے ساتھ جائز ہے:

اول:

آپ وہ سامان اور چيز خريديں اور اپنے قبضہ ميں كر كے پھر انہيں وہ چيز فروخت كريں.

كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے حكيم بن حزام رضى اللہ تعالى عنہ كو فرمايا تھا:

" جب كوئى چيز خريدو تو اسے اپنے قبضہ ميں كرنے سے قبل فروخت مت كرو "

مسند احمد حديث نمبر (15399) سنن نسائى حديث نمبر (613) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح الجامع حديث نمبر (342) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور مسند احمد ميں حكيم بن حزام رضى اللہ تعالى عنہ ہى سے مروى ہے وہ بيان كرتے ہيں ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے عرض كيا: ميں كئى اشياء خريدتا ہوں ميرے ليے اس ميں سے كيا چيز حلال ہے اور كيا چيز حرام ہے ؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جب تم كوئى چيز خريدو تو اسے اپنے قبضہ ميں لينے سے قبل فروخت مت كرو "

اور دار قطنی اور ابو داود نے زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشیاء اسی جگہ فروخت کرنے سے منع فرمایا جہاں ان کی خریداری کی گئی ہو، حتی کہ تاجر اپنے گھروں میں نہ لے جائیں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (3499) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح سنن ابو داود میں حسن کہا ہے.

لہذا آپ کے لیے جائز نہیں کہ کسی چیز کے مالك بننے اور اسے اپنے قبضہ میں لینے سے قبل ہی ان کے ساتھ سودا کریں، لیکن آپ ان کے ساتھ وہ چیز لانے کا معاہدہ کرسکتے ہیں، اور وہ اسے خریدنے کا وعدہ کر سکتے ہیں اور آپ ان کے ساتھ قیمت پر بھی متفق ہو سکتے ہیں، اور یہ وعدہ آپ دونوں فریقوں پر لازم نہیں ہوگا.

دوم:

آپ ان کے لیے خریداری کے وکیل نہ ہوں، تو یہ صحیح نہیں کہ وہ آپ کو کسی چیز کی خریداری کا وکیل بنائیں اور آپ اسے دو سو ریال میں خرید کر انہیں اس سے زیادہ ریٹ پر فروخت کریں، کیونکہ وکیل کے لیے اپنے موکل سے اس کے علم کے بغیر نفع لینا جائز نہیں.

بلکہ آپ ان کے ساتھ اس طرح معاملہ کریں کہ آپ فروخت کرنے والے ہوں اور جو وہ سامان چاہتے ہیں وہ خریدیں اور ان سے نفع حاصل کریں.

سوم:

آپ انہیں مارکیٹ کے ریٹ پر فروخت کریں، لیکن انہیں حقیقی ریٹ کا علم نہ ہو اور وہ حقیقی ریٹ سے جاہل ہوں تو بہت زیادہ ریٹ لینا یہ غبن اور دھوکہ میں شمار ہوتا ہے ایسا کرنا جائز نہیں، اگر انہیں حقیقی ریٹ کا علم ہو جائے اور وہ اس پر رضامندی کا اظہار کریں تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور اگر انہیں حقیقی ریٹ کا علم نہ ہو تو پھر آپ کے لیے ریٹ میں زیادہ اضافہ کرنا جائز نہیں ہوگا.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (13341) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .